اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۹ شہادت ۱۳۲۹ ہش | ۹ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۸۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ اپریل ۱۹۵۰ء۔ مکرم بابو محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت درد نقرس کے دورہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— ربوہ ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ مگر گھٹنے میں ابھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری ناصر احمد صاحب سیال لنڈن پہونچ گئے

لنڈن ۸ اپریل۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیال جو امریکہ میں حصول تعلیم کی غرض سے گئے ہوئے تھے وہ آج یہاں بخیریت پہونچ گئے ہیں۔

— لاہور ۸ اپریل۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج بھی خراب ہی رہی ہے۔ صبح پانچ بجے سے سانس لینے میں تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ کمزوری بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

سٹرائک ختم

کراچی ۸ اپریل۔ آج صبح مرکزی دفتروں کے لوئر ڈویژن کے کلرک بلا اجازت غیر حاضری پر معذرت کرتے ہوئے اپنے کام پر واپس آ گئے۔

مختصر ـ لیکن ـ اہم

— کراچی ۸ اپریل۔ آج کراچی میں پاکستان کے لئے پہلے انڈونیشی سفیر ڈاکٹر شمس الدین نے گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں اپنے کاغذات تقرر پیش کئے۔ اور ابتدائی تقریر میں دونوں مملکتوں میں تعلقات اخوت کے استحکام پر زور دیا۔

— نئی دہلی ۸ اپریل۔ آج بھارت پارلیمنٹ نے ایک بل کی رو سے تمام وہ ترجیحی سلوک ختم کر دیئے ہیں۔ جو مبادلے کے ایک معاہدے کی رو سے بعض برطانوی کمپنیوں اور افراد کے ساتھ جاری تھے۔

— نئی دہلی ۸ اپریل۔ بھارت کے وزیر صنعت و سپلائی ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے کل اپنا استعفےٰ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ کو اس معاہدہ سے اختلاف تھا جو دونوں مملکتوں میں اقلیتوں کے تحفظ کے سلسلے میں دونوں وزرائے اعظم نے تیار کیا ہے۔

پاکستان و بھارت کے وزرائے اعظم میں اقلیتوں کے مسائل پر سمجھوتہ ہو گیا

وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان کی کامران واپسی

کراچی ۸ اپریل۔ آج دونوں حکومتوں کے وزرائے اعظم میں اقلیتوں کے مسئلے کے حل کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ اس سلسلے میں کیا کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ سمجھوتے میں مغربی بنگال۔ آسام۔ تری پورہ اور مشرقی بنگال کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اس سمجھوتے پر دونوں وزرائے اعظم نے آج دو بجے دستخط کئے۔ اور پھر اسے دونوں حکومتوں کی توثیق کے لئے پیر کے روز پاکستان و بھارت کی دستور ساز اسمبلیوں میں پیش کیا جائے گا۔ آج نئی دہلی کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ اس معاہدے کے تسلی بخش عمل درآمد کے سلسلے میں دونوں وزرائے اعظم وقتاً فوقتاً باہم ملاقات کرتے رہیں گے۔ اور دونوں ملکوں کے دیگر مشترکہ مسائل پر بھی گفتگو کرتے رہیں گے۔

اس سمجھوتے پر دستخط سے آج وہ بات چیت بخیریت انجام پا گئی۔ جو ۲ اپریل کو دونوں وزرائے اعظم نے شروع کی تھی۔ اس سلسلے میں آخری ملاقات آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی جو ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد وزیر اعظم پاکستان بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد سے ملے اور ۳ بجے بعد دوپہر گورنر جنرل کے ڈاکوٹا پر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

خان لیاقت کو پالم کے فضائی چوگان پر بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو۔ پاکستانی ہائی کمشنر اور برطانوی ہائی کمشنر مقیم بھارت نے الوداع کہا۔ روانگی سے چند منٹ پہلے اخبار نویسوں کے ایک گروہ نے آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھوتے کو تسلی بخش سمجھتے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے جواب دیا۔ اگر میں اسے تسلی بخش نہ سمجھتا تو ہرگز دستخط نہ کرتا۔ اس سے چند منٹ پیشتر آپ نے پنڈت نہرو کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ آپ ماری پور کے فضائی چوگان پر ۶ بجکر ۵ منٹ پر پہونچے۔ جہاں مرکزی اور صوبائی وزرا کے علاوہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ سب سے پہلے آپ کو آپ کی بیگم نے مرحبا کہا۔ اس کے بعد آپ کو اخبار نویسوں نے گھیر لیا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ آپ نے اگلی ملاقات کے لئے پنڈت نہرو کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ جس کی تاریخ کا تاحال کوئی تعین نہیں ہوا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آپ کی پنڈت نہرو سے کشمیر کے متعلق بھی بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔

اس کے بعد آپ ارکان کابینہ سے ملے اور آپ کا تعارف پاکستان میں پہلے انڈونیشی سفیر ڈاکٹر شمس الدین سے کرایا گیا۔

اجتماعی سلامتی کی قرارداد

قاہرہ ۸ اپریل۔ آج عرب لیگ کونسل اجتماعی سلامتی کی قرارداد کی توثیق کر دے گی۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے اس کی پہلے ہی توثیق کر دی ہے۔ اس کی رو سے آئندہ عرب لیگ کے کسی ممبر ملک پر جارحانہ حملے کو سب ملکوں پر جارحانہ یورش سمجھا جائے گا۔

کراچی ۸ اپریل۔ آج پاکستان پارلیمنٹ نے ایک بل کے ذریعہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر کو پاکستان سیفٹی آرڈی نینس کے کچھ اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔

پاکستان نے پانچ ماہ میں ستر لاکھ ڈالر کمائے ـ بکری ٹیکس سے ساڑھے سات کروڑ کی آمد

کراچی ۸ اپریل۔ آج پاکستان پارلیمنٹ نے ایک بل کی رو سے حکومت پاکستان کو اختیار دیا کہ وہ پاکستانی فوجوں اور ہوائی فوجوں کے ریزرو دستوں میں اضافہ کر سکے۔ اب پہلے ریزرو دستوں کی از سر نو تشکیل عمل میں آئے گی۔ آج ایوان کو ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ پاکستان نے اکتوبر ۱۹۴۹ء سے لے کر فروری ۱۹۵۰ء تک ۶۸ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کمائے ہیں۔ ایک اور بحث کے دوران میں وزیر خزانہ نے بتایا کہ کپاس۔ کھالوں اور سیمنٹ کی برآمد کے ٹیکس میں اب مزید کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ آج ایوان کو وزیر صنعت نے بتایا کہ پٹ سن کے برآمد کے محصول میں سے مشرقی پاکستان کو ۶۲½ فی صدی یا ۳½ کروڑ جو کم ہو ملا کرتا ہے۔ حکومت مشرقی پاکستان کی اس درخواست پر غور کر رہی ہے۔ کہ اس حصے کو بڑھا دیا جائے۔ وزیر خزانہ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت پاکستان اپریل ۱۹۴۹ء سے فروری ۱۹۵۰ء تک سیل ٹیکس کے محکمہ سے ۷ کروڑ تیس لاکھ کی آمد ہوئی ہے۔ اور کہ یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے لے کر فروری ۱۹۵۰ء تک مشترکہ سرمایہ کی ۱۵۹ کمپنیاں پاکستان میں رجسٹری کی گئی ہیں۔ پاکستان سے ملحقہ ریاستوں کی کمپنیاں اس سے مستثنےٰ ہیں۔

— کراچی ۸ اپریل یورپ سے واپسی پر ۲ دن کے لئے کراچی میں قیام کے بعد افغانستان کے سابق وزیر اعظم سردار ہاشم خان نے ملیر میں ملٹری ڈیری فارم کا ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ کابل تشریف لے گئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس دہلی بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قائم مقام ایڈیٹر ـ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

دس انمول موتی

فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) وہ مومن جو نیک خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود انہیں پورا نہیں کرتا اور سمجھتا یہ ہے کہ دوسرا موقعہ آنے پر پورا کرے گا وہ غیر مخلص کا غیر مخلص ہی ہے۔ (الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۲) ظاہری باتوں کا اخلاق پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ ایک شخص چوراٹ کو چھپ کر چوری کرتا ہے اس کے اس فعل کا دوسرے پر اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا ایک چھوٹی سی برائی کا جو علی الاعلان کی جائے پڑتا ہے۔ (مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء)

(۳) سنت کے یہ معنی نہیں کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ سنت ہے بلکہ یہ ہے کہ جو کام آپ نے خود کیا اور جس کے کرنے کی دوسروں کو تحریک کی۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۷)

(۴) اگر اللہ تعالیٰ کسی چیز کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے تو مومن کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے وہ کہتا ہے تم اپنے نفس کو مٹا دو۔ تمہاری مرضی نہ ہو بلکہ میری مرضی ہو۔ صرف میں رہوں اور میرا کوئی شریک نہ ہو حتیٰ کہ تم بھی نہ ہو...... جب تک کوئی "میں" قربان نہیں کرتا اس کی قربانی کی خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳)

(۵) توبہ قرآن کریم کی رو سے یہ ہے کہ انسان گناہ سے نفرت کرے۔ اسے عملاً ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ سے خواستگار معافی ہو اور لوگوں میں اس گناہ کی اصلاح کرے۔ (الفضل ۲ مارچ ۱۹۵۱ء)

(۶) ہر چھوٹا گناہ بڑے کیلئے تیار کرتا ہے اور ہر چھوٹی نیکی بڑی نیکی کے لئے مستعد کرتی ہے۔ (الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۱۵ء)

(۷) خدا تعالیٰ کی طرف توجہ قائم رکھنے کے لئے یہی ایک ذریعہ ہے کہ اس کی صفات کو مدنظر رکھا جائے۔ (الفضل ۱۴/۱۷ اکتوبر ۱۹۱۶ء)

(۸) ایک دوسرے پر طعن و تشنیع کرنا۔ عیب جوئی میں لگے رہنا بظاہر انسان کو چھوٹی چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں مگر یہ ایسی باتیں ہیں کہ قوم کو تباہ کرا دیتی ہیں۔ (الفضل ۱۸ جون ۱۹۱۶ء)

(۹) وقتی جوش بے شک ایک حد تک مفید ہوتا ہے اور اکثر کام دے جاتا ہے۔ لیکن اس سے وہ نتائج نہیں نکل سکتے جو استقلال کے ساتھ کام کرنے سے نکلتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح جو نتائج نکلتے ہیں وہ بڑے ہوتے ہیں۔ (الفضل ۹ ستمبر ۱۹۱۵ء)

(۱۰) میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میں نے تجربہ کیا ہے کہ اگر کسی کے دل میں تڑپ ہو اور سچی تڑپ کسی کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور ضرور وہ کام کر دیتا ہے۔ بلکہ بعض بعض باتیں سورج ابھی غروب نہیں ہوتا کہ اس سے پہلے پہلے ہی ہو جاتی ہیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ فلاں بزرگ کے نام کے لئے سورج کو روک دیا گیا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ جو کام وہ کرنا چاہتے تھے وہ خواہ کتنے دنوں میں ہونے والا ہو یا جو کام دس سال میں جا کر ہوتا تھا جس کام کو دوسرے لوگ ہزاروں ہزار سال میں کر سکتے تھے وہ ان کے لئے سورج غروب ہونے سے پہلے کر دیا گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام ایک ایک گھنٹہ میں کیا دنیا کے لوگ اسے لاکھوں لاکھ سال میں بھی نہیں کر سکتے۔ (الفضل ۱۶ اگست ۱۹۱۶ء)

آصف گجراتی

لجنات اماء اللہ کیلئے

کتاب "مقامات النساء فی الحدیث" کا امتحان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے تمام لجنات مقامی سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ میں ہر روز تحریک کر کے ممبرات کو امتحان میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اور امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست دفتر لجنہ اماء اللہ میں ارسال فرمائیں۔ امتحان صرف اردو حصہ کا ہوگا۔ اس لئے اردو لکھنا پڑھنا جاننے والی بہن اس امتحان میں شامل ہو سکتی ہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ایک ضروری اعلان

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مخالفین سلسلہ کی طرف سے جو اشتہارات یا ٹریکٹ مختلف شہروں میں آجکل تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ ان کے دو دو نسخے مرکزی لائبریری میں محفوظ کرنے کے لئے ضرور بھجوائیں۔ ان شاء اللہ ضروری سوالات کے جوابات بھی شائع کر دیئے جائیں گے۔

(خاکسار جلال الدین شمس ناظر تالیف و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ)

المنار

نقد و نظر

"المنار" — تعلیم الاسلام کالج لاہور کا میگزین — کا پہلا شمارہ پیش نظر ہے۔ اس کی کتابت صاف چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ اور ٹائیٹل پیج دیدہ زیبا ہے۔ آٹھ صفحات پر تعلیم الاسلام کالج قادیان اور موجودہ کالج (لاہور) کے ساتھ تعلق رکھنے والی تصاویر ہیں۔ یہ رسالہ اردو اور انگریزی دو حصول پر مشتمل ہے۔ اردو کے ۴۴ صفحات ہیں۔ اس حصہ کے نگران پروفیسر فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم اے ہیں۔ ایڈیٹر رشید احمد قیصرانی اور فیض اسلم ہیں۔ فیضی صاحب کا نگران ہونا اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ رسالہ بہ اعتبار اپنے مضامین ایک اعلےٰ معیار کا حامل ہوگا۔ اور ادبی میدان میں اپنے لئے خاص مقام حاصل کرے گا۔

ہر کالج کا اپنا میگزین ہوتا ہے۔ تعلیم الاسلام کالج نے اس میدان میں اب قدم رکھا ہے جس طرح یہ کالج اپنی خصوصیات میں دوسرے کالجوں سے ممتاز ہے۔ اسی طرح اس کا میگزین بھی اپنی خصوصیات کے لحاظ سے دوسرے کالج میگزینوں سے جدا ہے۔ اس کے مضامین زندگی کے صالح تصورات کا مرقع ہیں۔ منفائے صحت مندانہ نظریۂ حیات سے عبارت۔ اور منظومات پاکیزہ خیالات کے حامل "ہمارے خطرے اور ہماری تقریبیں" اور "سوتیلی ماں" اس شمارے کے بہترین مضامین میں سے ہیں حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الرحمٰن کا "نور کا نشان" ایک قیمتی پیغام ہے۔

شمارہ اوّل کے معیاری مضامین ہر طرح سے اس امید کو تقویت دیتے ہیں کہ آئندہ یہ رسالہ ترقی کے زینوں کو سرعت سے طے کرتا ہوا کمال کی "بلندی" پر پہنچ کر اپنے نام "المنار" کا ہر معنوں میں مستحق بنے گا۔

"الفضل" کے خطبہ نمبر میں اضافہ

خریداران سے ضروری مشورہ

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کمی لٹریچر کے مدنظر یہ تجویز ہے کہ خطبہ نمبر میں آٹھ صفحات کا اضافہ کر کے اس میں تبلیغی مضامین شائع کئے جائیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات اس طور سے شائع ہوں کہ ان کو الگ کر کے کتاب کی صورت میں جلد بندی کی جا سکے۔ اس تجویز کو منظور کرنے کی صورت میں آپ کو پانچ روپے زائد ادا کرنے پڑیں گے (یعنی خطبہ نمبر کے خریداران کو دس روپے اور روزانہ کے خریداران کو ۲۹/ روپے)

مگر اس قلیل اضافہ کے ساتھ آپ کو بیش بہا خزانہ حاصل ہو جائے گا۔ تبلیغی مواد اور تصنیف لطیف حضرت امام الزمان علیہ السلام۔ اگر احباب کو یہ تجویز منظور ہو تو فوراً ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعے اطلاع دیں۔ کیونکہ اس تجویز کو صرف کثرت رائے کے بعد ہی عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

اعلان معافی

مستماۃ بناہ بی بی بیوہ مستری امیر الدین صاحب ساکن خوشاب ضلع سرگودھا کو ان کی درخواست معافی اور جماعت کی سفارش پر سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم و شفقت معاف فرما دیا ہے۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۹ اپریل ۵۰ء

دوسری قدرت — کا — گل سرسبد

جب بحروبر میں اتنا فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ دانشمندوں کی دانشمندی اسکو سمیٹ نہیں سکتی۔ بلکہ خود دانشمندی اس فساد کی بنیادوں کا کام دینے لگتی ہے۔ اور عقل ہرزہ کار ایک ایسی راہ پر چل نکلتی ہے۔ کہ جو صراط مستقیم سے الگ ہوتی ہے۔ بلکہ متضاد ہوتی ہے۔ اور ڈر ہوتا ہے۔ کہ انسانیت ایسے غارِ تباہی میں گرنے ہی والی ہے۔ کہ جہاں سے پھر ابھر نہیں سکے گی۔ تو ایسے خوفناک انجام سے بچانے کے لئے خود اللہ تعالےٰ کا ہاتھ آسمان سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ اور انسانیت کو تھام لیتا ہے۔ جو سعید روحیں اس دستِ شفقت کو پکڑ لیتی ہیں۔ وہ تو خود بھی سنبھل جاتی ہیں۔ اور دوسری کمزور روحوں کو بچانے کے لئے بھی کوشش کرتی ہیں۔ مگر جو بدبخت روحیں اس کو ٹھکرا دیتی ہیں۔ وہ ایسی ٹھوکر کھاتی ہیں۔ کہ اندھیری غار کی تہ میں جا پڑتی ہیں۔ جہاں سے ابھرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے دائمت پستی رہ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ایک بشر ہی کی صورت میں ظہور کرتا ہے۔ انسانوں ہی میں سے اللہ تعالیٰ ایک سعید ترین روح کو انتخاب کر لیتا ہے۔ اور اس میں اپنی روح پھونکتا ہے۔ اپنا حیات آفرین کلام اس پر نازل کرتا ہے۔ اپنا چشمہ آبِ بقا اس کو دیتا ہے۔ تا کہ وہ اس کے چھینٹوں سے مُردوں کو زندہ کرے۔ اور اپنے ساتھ سعید روحوں کی جمعیت بنائے۔ جو اس آسمانی نور کو اس خضرِ حق سے لے کر دست بدست دوسروں تک پہنچائیں۔ اور جس جسم میں ابھی زندگی کی رمق جھلکتی ہو۔ اس کو تیز تر کر دیں۔

یہ کام چند دنوں۔ چند مہینوں۔ چند سالوں کا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات تو اسکی تکمیل کے لئے صدیاں لگ جاتی ہیں۔ ایک بشر کی حیات مادی خواہ وہ کتنی ہی اعجازی قوتوں کی حامل کیوں نہ ہو۔ انسانیت کے مکمل احیاء کے لئے متکفل و مکتفی نہیں ہو سکتی۔ اور ایک ہی بشر کو اتنی طویل حیات مادی دینا کہ وہ اس امانت کو خود ہی تکمیل کی سرحدوں تک پہنچا دے۔ اللہ تعالےٰ کے اولین قوانین قدرت کی خلاف ورزی کے علاوہ اپنے اثر اور مفاد کے نقطۂ نظر سے بھی مستحسن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح تو عالم تکوین کی تمام سکیم درہم برہم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر بعثت کو دو قدرتیں عطا کی ہیں۔ ایک قدرت تو خود اس فرستادۂ حق کے وجود کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ دوسری قدرت اسکی حیات فانی کے اختتام کے بعد ظہور پذیر ہوتی ہے۔ یہ دونوں قدرتیں ہر نشوونما میں نظر آتی ہیں۔ ایک تو فصل بونے کی قدرت اور ایک فصل کے نشوونما کی قدرت۔

بے شک فصل بونے کی قدرت اپنی اعجازی ہیئت میں بے نظیر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جب زمین بالکل بے آب و گیاہ ہوتی ہے۔ اور اسکی سطح پر روئیدگی کا نام و نشان بھی نہیں رہتا۔ بنجر زمین کو نکالنا اسکو روئیدگی کی قبولیت کے قابل بنانا اور پھر اس میں اعلیٰ قسم کا بیج بکھیرنا بغیر آسمانی امداد کے ممکن نہیں۔ یہ در اصل بہت بڑا اعجاز ہوتا ہے۔ جو قادر مطلق اپنی مشیت سے دکھاتا ہے۔ اس سے بیج زمین میں جم جاتا ہے۔

جب بیج زمین میں جم جاتا ہے۔ اور گل سڑ کر ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ ابھر کر پھوٹتا ہے۔ ننھی ننھی کونپلوں کی شکل میں زمین سے باہر جھانکنے لگتا ہے۔ اور وہ نشوونما پانے لگتا ہے۔ تو اس کو نئی مشکلات سے جو اس کی نئی زندگی کے راستہ میں حائل ہونے کے لئے مجتمع ہوتی ہیں واسطہ پڑتا ہے۔ اس وقت طاغوت پھر اپنے تمام لشکر لے کر رحمت کے پھوٹتے ہوئے پودے کو جڑ سے اکھاڑ دینے کے لئے بڑھتا ہے۔ مگر وہ قادر مطلق جس نے اپنی پہلی قدرت سے اسکو بنجر زمین میں مستحکم کرنے کے سامان بہم پہنچائے تھے۔ اس دوسرے طاغوتی حملہ کے وقت پھر اس دوسری قدرت کو بھیجتا ہے۔ تا کہ یہ نازک پودا اسکی آغوش میں نشوونما پائے۔ بڑھے۔ اسکی جڑیں استوار ہوں۔ اور اس کا تنا اور شاخیں مضبوط ہوں۔ پھیلیں اور آخر ایک ایسا درخت بن جائے۔ کہ آندھیاں اس کو توڑ نہ سکیں۔ اور کوئی اسکی نمی کو خشک نہ کر سکیں۔

پہلی قدرت عہد نبوت اور دوسری قدرت زمانِ خلافت کہلاتی ہے۔ سیدنا مسیح موعود مہدی معہود جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں قدرتوں کو الوصیت میں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت الٰہی یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔" (الوصیت ص۷)

آج ہم دوسری قدرت کے دورِ عروج میں سے گذر رہے ہیں۔ کیونکہ اس دوسری قدرت کا گل سبد المصلح الموعود ہمارے درمیان موجود ہے۔ ضرور تھا۔ کہ اس دوسری قدرت کے عہد کا شہزادہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ آج ظہور کرتا۔ کیونکہ آج ہی طاغوت بھی اپنی پوری قوتوں کے ساتھ رحمت کے نازک پودے کو اکھاڑ دینے کے لئے حملہ آور ہوا ہے۔ آج ہی ظلمتیں تہ بتہ ہو کر دنیا پر امڈ آئی ہیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آج ہی اللہ تعالےٰ کا نور بھی اپنی پوری درخشانیوں کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے نکلتا۔ اور "نور آتا ہے نور آتا ہے" کا ازلی نعرہ آج مقدس فضاؤں میں بلند ہوتا۔ کیا تم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے۔ کہ تمام تباہ کار قومیں مجسم ہو کر بڑی بڑی کلہاڑیاں ہاتھوں میں لئے اس الٰہی پودے کی جڑیں کاٹ دینے کے لئے چاروں طرف سے آج بڑھتی آ رہی ہیں۔ کیا ایسے نازک وقت میں باغ کا مالک سویا پڑا رہتا ہے۔ کیا وہ اپنے باغ کی حفاظت کے لئے پورے سامانوں کے ساتھ نہ نکلتا۔ پھر اے دیکھنے والو تم کو کیا اعتراض ہے۔ اگر وہ اپنے بہترین جرنیل کو مقابلہ کے لئے اس وقت کھڑا کرتا ہے۔ المصلح الموعود کو۔ اپنے اس جرنیل کو جس کا وعدہ اس نے کیا ہوا ہے۔

جب ہم اپنی آنکھوں سے ہلاکت کی قوتوں کو بڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ تو پھر کیا ہم پر فرض نہیں ہے۔ کہ ہم جو الٰہی پودے کی حفاظت کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس امن کے شہزادہ کے لشکر میں شامل ہو جائیں۔ جس کو ان کے مقابلہ کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ آخر ہم کیا سوچ رہے ہیں۔ کیا یہ سوچنے کا وقت ہے۔ یا عمل کا؟ مکان کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور ہم سڑک پر کھڑے سوچتے رہیں؟ ہمارا جرنیل تو پکار رہا ہے۔ کہ بڑھو بڑھو میرے ساتھ آؤ۔ کہ اس آگ کو ٹھنڈا کر دیں۔ اور ہم سوچتے رہیں۔ کیا ہم اس وقت نکلیں گے۔ جب شعلے مکان کی اینٹوں اور پتھروں کو بھی پگھلا دیں گے۔ جب راکھ کے ڈھیر ہی ڈھیر رہ جائیں گے۔

مرا سجدہ ہو تو زمیں پہ مگر آسماں میں نماز ہو

مرا جسم وقفِ نشیب ہو مری روح زیبِ فراز ہو
مرا سجدہ ہو تو زمین پر مگر آسماں میں نماز ہو

مرا خاکیوں میں شمار ہو مرا قدسیوں میں گزار ہو
جو مرا غرورِ نیاز ہو مجھے عاجزی پہ جو ناز ہو

کوئی ایسا پاک ہو بوستاں نہ ہو جس میں دغدغۂ خزاں
کہ ہر ایک برگِ گیاہ بھی مرے ہاتھ میں مرا ساز ہو

مرا ماہتاب چراغ ہو کہ تکلفوں سے فراغ ہو
کہیں شاخ رقص طراز ہو کہیں جُو ترانہ نواز ہو

میں چمن میں مرغِ بہار ہوں میں قفس میں بلبلِ زار ہوں
مرا ساز روح نواز ہو مرا سوز زہرہ گداز ہو

وہ دے جام ساقیٔ مہرباں کہ ہو جس میں مستیٔ جاوداں
مجھے بیخودی وہ نصیب ہو کہ جو زندگی سے دراز ہو

تنویر

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آج روئے زمین پر جملہ ادیان میں سے صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے

لندن کی متعدد سوسائٹیوں میں صداقت اسلام پر بصیرت افروز تقاریر

(رپورٹ لنڈن مشن بابت ماہ فروری ۱۹۵۰ء)

(۱)

"اسلام کامل ترین شریعت کا حامل ہے۔ اسی لئے روئے زمین میں جملہ ادیان میں سے وہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر زمانے میں اپنی زندگی کا ثبوت دیتا رہا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور پیرو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ صداقت اسلام کے تازہ اور زندہ نشان ظاہر ہوئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بین دلیل ہے"۔ ان الفاظ میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے وانڈزورتھ فرنڈز سوسائٹی کے ایک اجلاس میں صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے دیگر ادیان پر اسلام کی فضیلت ثابت فرمائی۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم امام صاحب مسجد لنڈن کی تقاریر اور مشن کی دیگر تبلیغی مساعی کی تفصیلات سیکرٹری صاحب لنڈن مشن کی مندرجہ ذیل رپورٹ میں ملاحظہ فرمائیں:۔

پبلک میٹنگز

ماہ فروری میں دو دفعہ پبلک میٹنگز کا انعقاد ہوا۔ پہلی میٹنگ ۱۲؍ فروری کو مسجد احمدیہ لنڈن میں زیر صدارت میر عبد السلام صاحب منعقد ہوئی۔ مسٹر فرینچ (MR FRENCH) جو کہ سپر چولسٹ چرچ ومبلڈن کے سیکرٹری ہیں۔ کو سپر چولزم پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا ہوا تھا چنانچہ مسٹر فرینچ نے سپر چولزم پر تقریر کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بتلایا کہ سپر چولزم دراصل ایک فلسفی اور سائنس ہے۔ اور اس کے مختلف پہلو ہیں سے صرف مذہبی پہلو کو آج بیان کروں گا۔ موجودہ سپر چولزم سات اصولوں پر قائم ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا باپ ہونا (۲) انسانوں میں برادری موجود ہونا (۳) بعث بعد الموت (۴) انسان کی اپنی ذمہ داری یعنی اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں (۵) انجام کار تمام انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیں گے (۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لیڈر شپ (۷) فرشتوں کا وجود۔ اس کے بعد مسٹر فرینچ کے نزدیک جن باتوں میں اسلام سے اختلاف ہے۔ ان کا ذکر کیا۔ سب سے قبل بتلایا کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ انبیاء کا تعلق اعلیٰ ارواح سے ہوتا ہے جس طرح وہ ان اعلیٰ ارواح سے تعلق قائم کر سکتے ہیں ایسی طرح ایک عام آدمی عام آدمی کی روح سے تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کا تعلق بعید از قیاس نہیں۔ چونکہ انبیاء میں اعلیٰ درجہ کی صفات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ اعلیٰ ارواح سے تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ لیکن تمام آدمی اپنی عام قابلیتوں کی بناء پر عام ارواح سے ہی تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اس کا ثبوت تجربہ سے بھی ہم دے سکتے ہیں۔ ہم صرف یہ نہیں کہتے کہ اسے فقط قبول کر لیا جائے بلکہ ہمارا تجربہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ ہم ارواح سے ملتے ہیں۔ اور وہ ہمیں اپنی اس زندگی کے متعلق تجربات سے آگاہ کرتی ہیں۔ اور بتلاتی ہیں کہ ہم بھی آخر وہیں جائیں گے

اس کے بعد بتلایا کہ اس دنیا میں کئی میڈیمز یعنی واسطے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہم ارواح سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ اور جن کا تعلق بلاواسطہ ارواح سے ہوتا ہے۔ ان سے ارواح ہمکلام ہوتی ہیں۔ ہمارے نزدیک تمام انبیاء میڈیمز تھے جن کا تعلق ان اعلیٰ ارواح سے تھا۔ لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ تمام میڈیمز انبیاء ہوتے ہیں۔ کیونکہ تمام میڈیمز اس اعلیٰ درجہ پر نہیں پہنچے جہاں تک کہ انبیاء پہنچتے ہیں۔

اس کے بعد صاحب صدر نے امام صاحب سے درخواست کی کہ وہ بھی اس بارہ میں کچھ بیان کریں۔ چنانچہ امام صاحب نے بتلایا۔ کہ سپر چولزم کس طرح شروع ہوئی۔ اور یہ کہ اس کی ابتدا مصر ہندوستان۔ یونان اور مڈل ایسٹ سے ہوئی۔ اس کے بعد امام صاحب نے بتلایا کہ یہ سپر چولزم کوئی نئی ایجاد نہیں ہے۔ اس کا ذکر اور وجود بائیبل میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے استثنا ۱۸ / ۹-۱۲ و احبار ۲۰ / ۶-۷ سے بتلایا۔ کہ ایسی ارواح سے تعلق کوئی عمدہ اور قابل تعریف فعل نہیں ہے۔ بلکہ قابل نفرت شے ہے۔ اور اس کا عامل نہ صرف یہ کہ سوسائٹی سے اخراج کے قابل ہے۔ بلکہ موت کی سزا دیئے جانے کا سزاوار ہے۔ امام صاحب نے بتلایا۔ کہ اسلام کی رو سے ارواح سے تعلق ناممکن نہیں ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق ارواح سے ثابت ہے لیکن ان انبیاء کا تعلق موجودہ زمانہ کے سپر چولسٹ کی طرح کا نہیں کہ جن کی کوئی بات بھی یقینی ثابت نہیں ہوتی اور جن کا مقصد فقط پیسہ کا حصول ہوتا ہے۔ نیز بتلایا کہ انبیاء اور میڈیمز میں بہت فرق پایا جاتا ہے۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔ اور ایک خاص مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں جبکہ میڈیمز اللہ تعالیٰ کی طرف سے بالکل مبعوث نہیں ہوتے اور ان کا مقصد سوائے پیسہ کمانے کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ انبیاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایسے خارق عادت نشانات مشتمل بر امور غیبیہ ظاہر فرماتا ہے۔ کہ جن سے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے

مگر میڈیمز کو ایسے نشانات سے بہرہ ور نہیں کیا جاتا۔ اور ان کو غیب کے متعلق کوئی یقینی علم نہیں ہوتا اور نہ ہی ان پر خارق عادت باتوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ بلکہ ان کی پیشگوئیاں عموماً غلط ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے بعد مسٹر فرینچ نے اپنے جواب میں کہا۔ کہ انبیاء بے گناہ نہیں ہوتے۔ اور یہ کہ ان کا گنہگار ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ مسٹر فرینچ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دو دفعہ گناہ کیا۔ اس کے جواب میں امام صاحب نے انبیاء کی عصمت اور بے گناہی ثابت کی۔ اور بتلایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پاک لوگوں کو ہی اس اہم کام کے لئے منتخب کرتا ہے۔

بالآخر صدر صاحب نے فرمایا۔ کہ عیسائی صاحبان تو حضرت عیسیٰ کے سوا سب کو گنہگار قرار دیتے ہیں۔ مگر سپر چولسٹ تو ان کو بھی گنہگار ثابت کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء معصوم تھے۔ ان کی نبوت سے قبل کی زندگی لوگوں کے لئے بطور نمونہ تھی۔ جس پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکتا تھا۔ میٹنگ کی کاروائی مسٹر فرینچ اور امام صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا فرمانے کے بعد صاحب صدر نے ختم فرمائی۔

(۲) دوسری پبلک میٹنگ ۲۶؍ فروری کو مسجد لنڈن میں منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر عثمان کسٹن نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے "چاروں اناجیل کی ابتدا" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتلایا کہ اناجیل اربعہ میں نہیں بھی پتہ نہیں لگتا۔ کہ فلاں انجیل کا فلاں مصنف ہے۔ اور ایک بھی آیت ایسی نہیں۔ جو مصنف پر قطعی طور پر دلالت کرے۔ البتہ یوحنا کی انجیل کی دو آیتوں سے بعض متقدمین نے استنباط کیا ہے۔ کہ وہ یوحنا حواری کی لکھی ہوئی ہے۔ مگر موجودہ نقاد عموماً اس استنباط کو درست نہیں سمجھتے۔ لینپ بارن نے ٹھیک لکھا ہے۔ کہ یوحنا ایک معمہ ہے۔ جس کے متعلق قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا۔ کہ وہ کون تھا۔ متی اور لوقا کی بنا مرقس ہے۔ مرقس کے ماخذ کا نام محققین نے ماخذ ثانی یا Q رکھا ہے۔ جو جرمن "قویل" یعنی ماخذ ثانی کا مخفف ہے۔ اس ماخذ ثانی یا Q کا مصنف متی بتایا جاتا ہے۔ اور موجودہ انجیل متی کا نام اس بناء پر بھی متی رکھا گیا ہے۔ کہ اس میں متی کی معلومات کو استعمال کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کا مصنف متی نہیں تھا پس ان اناجیل میں سے کسی ایک کا مصنف بھی مسیح کا حواری نہیں اور جو بھی مصنفین ہیں۔ ان کے متعلق کوئی قطعی معلومات موجود نہیں۔ یہ اس وقت معرض تحریر میں لائے گئے جب رومی اور یونانی اثر کے ماتحت کئی جھوٹی روایات مشہور ہو گئی تھیں۔ اور مصنفین نے ان کو جمع کیا۔ پھر مسودوں کی صورت میں ان کی اشاعت ہوئی۔ اور عرصہ تک ان میں آزادی سے تبدیلی اور کمی بیشی ہوتی رہی۔ پھر ان اناجیل میں سے کوئی بھی الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی۔ بلکہ اس کے برعکس لوقا کے شروع میں صاف طور پر ذکر ہے کہ یہ محض ایک تاریخی کتاب ہے۔ اور جب یہ اناجیل الہامی ثابت نہیں ہوئیں تو ان کو اس حیثیت سے پیش نہیں کیا جاسکتا کہ لوگوں کی ہدایت کا موجب بن سکیں بلکہ یہ محض تاریخ کے طور پر لکھی گئی تھیں۔ اور اس وجہ سے بعد میں تغیر و تبدل بھی حسب منشا ہوتا رہا۔ مگر اس کے برعکس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے کامل شریعت نازل فرمائی۔ یعنی قرآن مجید جس کے نزول کا زمانہ ۲۳ سال ممتد رہا۔ اور جس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا اور اس کے لئے پھر خود ہی سامان بھی مہیا فرمائے چنانچہ ایک طرف تو جو آیت بھی نازل ہوتی تحریر کر لی جاتی۔ اور دوسری طرف حفاظ قرآن زبانی یاد کر لیتے جس وجہ سے قرآن مجید کی حفاظت میں کسی قسم کے شبہ کا بھی امکان باقی نہ رہا۔ چونکہ مسلمانوں کے پاس ایک الہامی کتاب موجود ہے۔ جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے اناجیل میں سے الہامی حصہ کا پہچاننا مشکل نہیں۔ کیونکہ ان کے پاس قرآن مجید بطور معیار موجود ہے۔

تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا...... سلسلہ جاری رہا۔ آخیر میں صاحب صدر نے امام صاحب کا شکریہ ادا فرمایا اور فرمایا کہ امام صاحب نے دلائل سے ثابت کر دکھایا کہ اناجیل الہامی نہیں ہیں۔ اور اسی وجہ سے ناقابل اعتماد۔

سوسائیٹیوں میں تقاریر

امام صاحب نے اس ماہ دو سوسائیٹیوں میں تقاریر فرمائیں۔ ایک تو وانڈز ورتھ فرینڈز سوسائٹی کی طرف سے آپ کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے مورخہ ۵ رفروری کو اس سوسائٹی کے ہاں جاکر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ ہمارا مذہب نہ صرف یہ کہ ایک خدا پر ایمان لانے کے لئے ہدایت کرتا ہے۔ بلکہ تمام انبیاء پر جو کہ مختلف اوقات میں مختلف اقوام کی طرف مبعوث ہوئے۔ ایمان لانا بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ اور ان تمام کتب پر ایمان لانے کی ہدایت کرتا ہے۔ کہ جو مختلف انبیاء پر وقتاً فوقتاً نازل کی جاتی رہیں۔ آپ نے بتلایا۔ کہ دراصل اللہ تعالےٰ ہر زمانہ میں لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء مبعوث کرتا رہا ہے۔ لیکن ابتدائی زمانہ میں دنیا چونکہ ابھی تہذیب و تمدن میں اس قدر ترقی یافتہ نہ تھی۔ اس لئے ان کے مناسب حال تعلیم دی جاتی رہی۔ اور جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا۔ تہذیب و تمدن کا ارتقا ہوتا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارسال کردہ تعلیم بھی زیادہ اعلیٰ اور مناسب حال ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وقت آیا۔ جبکہ دنیا اس قابل ہو گئی۔ کہ اس کی طرف ایک مکمل شریعت ارسال کی جائے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے کامل شریعت نازل فرمائی۔ جس میں کہ جسمانی اخلاقی اور روحانی تمام مدارج کے حصول کے ذرائع بیان کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی شریعت عطا فرمائی۔ کہ ایک وحشی انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنانے کے لئے جو کچھ بھی درکار تھا۔ سب کا ذکر کر دیا۔

اس کے بعد آپ نے دوسرے انبیاء حضرت کرشن، حضرت بدھ اور حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام علیہما السلام کی تعلیموں کا ذکر کیا۔ اور ان کے مقابل پر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نازل شدہ شریعت سے مقابلہ کر کے تبلایا کہ صرف اسلام کی ہی تعلیم ایسی ہے۔ جو کہ تمام دنیا کے لئے ہو سکتی ہے۔ اور جس پر عمل پیرا ہونا تمام دنیا کے لئے ممکن ہے۔ مگر دوسری تعلیمیں چونکہ وقتی تھیں۔ اور خاص قوم کے لئے تھیں۔ اس لئے اب وہ ناقابل عمل ہیں۔ دنیا ان پر عمل نہیں کر سکتی۔ ہاں وہ تعلیمیں اپنے وقت کے لئے صحیح تھیں اور مناسب حال۔ غرض اسلام ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ان کی ابتدا صحیح تھی۔ مگر اس وقت زندہ مذہب صرف اور صرف اسلام ہے۔ اور اسلام کی زندگی کا ثبوت اللہ تعالیٰ ہمیشہ دیتا رہے گا۔ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کامل متبع اور پیرو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شرفِ نبوت عطا فرمایا۔ اور احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا۔ آپ کے ذریعہ تازہ اور زندہ نشانات ظاہر فرما کر اسلام کی سچائی کے ثبوت بہم پہنچائے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو احیائے اسلام کے لئے منتخب فرمایا۔ چنانچہ اب صرف آپ ہی کی جماعت ایسی ہے۔ جو کہ اشاعت اسلام کا کام تمام اکناف عالم میں کر رہی ہے۔

تقریر کے بعد سوالات و جوابات ہوتے رہے۔ اور بالآخر صاحب صدر نے اپنی سوسائٹی کی طرف سے امام صاحب کا شکریہ ادا فرمایا۔ کہ آپ نے اسلامی احکام سے انہیں واقفیت بہم پہنچائی۔

(۲) دوسری تقریر امام صاحب نے ومبلڈن سپر چولسٹ چرچ میں جاکر فرمائی۔ جہاں کہ آپ سے "اسلامی اصول پر تقریر کرنے کے لئے عرض کیا گیا تھا۔ آپ نے تقریر شروع فرماتے ہوئے کہا۔ کہ مذہب کے لفظ کو اس وقت غلط طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کا اطلاق فلاسفی اور سیاسی نظریات پر بھی کیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک مذہب محض خیالات فلاسفی اور اصولوں کا ہی نام نہیں۔ بلکہ مذہب وہ خاص راستہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے قرب اور اس کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔ مذہب وہ راستہ ہے۔ جس پر چل کر انسان اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کر سکتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے بتلایا۔ کہ اسلام کی رو سے اللہ تعالےٰ صرف ایک ہے۔ نہ اسکی ذات میں اور نہ اسکی صفات میں کوئی شریک ہو سکتا ہے۔ وہ تمام خوبیوں کا جامع اور تمام نقائص سے پاک ہستی ہے۔ اسلام کی رو سے سب سے بڑا گناہ شرک اور اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہرانا ہے۔ ایک سچا مسلمان دنیاوی ذرائع تو استعمال کرتا ہے۔ مگر اس کا بھروسہ صرف اللہ تعالےٰ پر ہوتا ہے۔ وہ کسی دنیاوی ذریعہ پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ کہ یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تمام انبیاء پر جو وقتاً فوقتاً خاص خاص اقوام کی طرف آئے۔ ایمان لائے۔ اور ان کتب پر ایمان لائے۔ جو ان پر نازل ہوئیں۔ دوسروں کی طرح مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا سلسلہ الہام فلاں وقت ختم ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے تمام اقوام کو اس نعمت سے نوازا ہے۔ اور ہر ایک نبی جو کسی قوم کی طرف مبعوث ہوا۔ وہ ہمارا اپنا نبی ہے۔ جس پر ہمیں ایمان لانا ضروری ہے۔ قضا و قدر پر ایمان لانے کا یہ مطلب نہیں کہ دنیاوی ذرائع کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ دنیاوی ذرائع کا استعمال بھی ضروری ہے۔ ہاں اس کا نتیجہ پیدا کرنا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔

اس زمانہ میں اس غریب جماعت سے زیادہ خدا تعالیٰ کے دین کیلئے قربانیاں کرنیوالا کوئی نہیں

تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت

کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ پورا کر چکے ہیں؟

فرمایا (۱) "صحابہؓ کے دلوں میں اس بات کی بڑی اہمیت تھی۔ کہ ضرور ہر نیک تحریک میں حصہ لینا ہے۔ ہماری جماعت کو بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کی تربیت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس وقت دنیا کے پردے پر اور کوئی جماعت ایسی نہیں۔ جو مالی لحاظ سے ویسی قربانی کر رہی ہو۔ جیسی قربانی ہماری جماعت کر رہی ہے۔ ہم کتنا ہی زجر کریں۔ کتنا ہی بعض لوگوں کا شکوہ کریں۔ اس سچائی کا انکار سوائے اندھے اور ازلی شقی کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ کہ اس زمانہ میں اس غریب جماعت سے زیادہ خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانیاں کرنے والا کوئی نہیں۔ ہم میں ہزاروں کمزوریاں ہیں۔ ہم میں ہزاروں عیب ہیں۔ ہم میں ہزاروں نقص ہیں۔ مگر باوجود ان نقائص کو تسلیم کرنے کے اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے دین کے لئے ایسی بینظیر قربانیاں پائی جاتی ہیں۔ کہ قریب زمانہ میں ان کی کوئی نظیر نظر نہیں آتی۔ اور دشمن بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ مگر پھر اس فخر اور خوشی کی تکمیل کے جتنے مدارج ہوں۔ ان کے حصول کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے اور خدا تعالیٰ کا مقرب بنانے کے لئے جن مجاہدات کی ضرورت ہے۔ ان کی طرف جماعت کو متوجہ کرنا ضروری ہے۔"

(۲) "پس میں پھر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں خصوصاً ان لوگوں کو جو نادہند ہیں۔ اور ان کی طرف تحریک جدید کا کئی کئی سال کا بقایا ہے۔ ان کے لئے راستہ کھلا تھا۔ کہ وہ اس میں شامل نہ ہوں۔ تو وہ کیوں شامل ہوئے۔ اور جب ان کے لئے اب اس بات کا راستہ کھلا ہے۔ کہ وہ اپنا نام کٹوا لیں۔ تو وہ اپنا نام کیوں نہیں کٹواتے۔"

(۳) "ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے ارد گرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں بیان ہوئی۔ اس کے علاوہ بیسیوں رویا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے۔ بعض کو رویا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بتایا۔ کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ بعض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا۔ کہ یہ تحریک بابرکت ہے۔ اور بعض کو الہامات ہوئے۔ کہ یہ تحریک بہت بابرکت ہے۔"

(۴) "غرض یہ ایسی تحریک ہے۔ جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رویا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے واقعات اس کشف سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا۔ اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ چنانچہ شروع سے اسکی تعداد پانچ ہزار کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ چنانچہ رویا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا۔ ایک لاکھ تو نہیں۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ آپؑ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ پانچ ہزار تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔"

(۵) "پس آج میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گزشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ ابھی واجب الادا ہے۔ وہ یا تو اپنے وعدوں کو جلد سے جلد (حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ فروری۔ مارچ۔ اپریل تک دفتر اول و دوم کے وعدے ادا کر لیں) پورا کریں۔ اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے تو یا تو ہم سے معافی لے لیں۔ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں۔ تاکہ نہ تو وہ خود گنہگار رہیں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں کوئی دھوکا لگے۔"

(۶) تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کو پڑھ کر اپنا گزشتہ سالوں کا اپنا واجب الادا چندہ ۳۰ راپریل تک ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے گزشتہ سالوں کا حساب بھیجا جا چکا ہے۔ بلکہ دوبارہ بھی یاد دہانی کی جا چکی ہے۔ لیکن اگر کسی کو حساب دریافت کرنا ہو۔ تو وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے فوری دریافت فرماویں۔

(خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میاں رحمت علی صاحب حجام موضع لنگے ضلع گجرات دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار م-ا-و۔

خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

ماہ فروری ۱۹۵۵ء کی مساعی کا خلاصہ

(۲)

جہلم - ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں خدام کو نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ خدام کو پروگرام کے مطابق کام کرنے کی ہدایت کی گئی۔

خانیوال - نمازوں میں حاضری لی جاتی ہے سست خدام کو چست کرنے کی تلقین کی جاتی ہے ضروری نصائح کی جاتی ہیں جس سے خدام پر اچھا اثر پڑتا ہے

ملتان - خدام کو نمازوں میں شامل ہونے کی توجہ دلائی گئی - جو خدام اکثر غیر حاضر رہتے ہیں انہیں تلقین کی گئی - خدام کو ننگے سر ... سے منع کیا گیا اور حقہ نوشی چھوڑنے ... اور ... رکھنے کی تلقین کی گئی۔

رسالپور - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا درس جاری رہا - نماز ... میں باقاعدہ ادا کی جاتی ہے۔

تر گڑی - چار جلسے کئے گئے جن میں خدام کو نماز باترجمہ سکھائی گئی -

تبلیغ

کوئٹہ - سلسلہ کی کتب برائے تبلیغ دی گئیں

کمال ڈیرہ - ۱۴ افراد زیر تبلیغ ہیں -

قلعہ صوبہ سنگھ - ایک رکن نے تین سو افراد کو احمدیت کا پیغام دیا -

فضل عمر ہوسٹل - دو ہزار ٹریکٹ خود چھپوائے اور ایک ہزار ربوہ سے منگوا کر تقسیم کئے اور لاہور میں کئی جگہ تبلیغ کی۔

ربوہ بلاک ب - انفرادی تبلیغ جاری ہے - ہر جمعہ کو ایک گروپ گردونواح کے گاؤں میں تبلیغ کے لئے جاتا ہے -

منٹگمری - ۱۴ افراد زیر تبلیغ ہیں - سولہ اشخاص کو الفضل پڑھنے کے لئے دیا گیا کئی اعتراضات کا جواب دیا گیا

رسول بھینڈ - سات افراد زیر تبلیغ ہیں - پانچ افراد کو احمدیت کا پیغام دیا گیا اور کئی اشخاص کو تبلیغ کی گئی -

سیالکوٹ چھاؤنی چودہ اشخاص زیر تبلیغ ہیں بعض اعتراضات کا جواب دیا گیا اور ختم نبوت اور وفات مسیح پر دلائل دیئے گئے -

لائل پور - چالیس افراد زیر تبلیغ ہیں - ۵۰۰ ٹریکٹ احمدی کے ٹریکٹ ... کے جواب میں تقسیم کئے گئے کالج کے طلباء اکثر ٹریکٹ تقسیم کرتے ہیں -

کراچی - ۹۰ افراد زیر تبلیغ ہیں - ۷۶ کتابیں اور کئی ٹریکٹ برائے تبلیغ دیئے گئے - الفضل احباب غیر احمدی احباب کو پڑھنے کے لئے دیا گیا اور کئی جگہ زبانی تبلیغ بھی کی گئی -

چک ۲۴۳ گ ب کلیانپور - پانچ اشخاص کو تبلیغ کی گئی - ایک شخص کو دوران سفر میں تبلیغ کی گئی ۱۳ افراد زیر تبلیغ ہیں - انفرادی طور پر تبلیغ جاری ہے -

احمد نگر - باہر گاؤں میں وفد بھیجے - ۳۰۰ افراد کو تبلیغ کی گئی - خدام مذہبی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں -

حافظ آباد - ایک کمیونسٹ کو تبلیغ کی گئی اور ۴۰ اشخاص کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ ایک عیسائی ڈاکٹر کے سامنے انجیل سے حضرت مسیح کی ہجرت کے متعلق بیان کیا - اور ان کی وفات آیات قرآنی سے ثابت کی -

ڈرگ روڈ - ۱۰ افراد زیر تبلیغ ہیں - ۱۰ کتب برائے مطالعہ دی گئیں -

چک چھوڑ ۱۱۷ - کئی دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا - دو ماسٹر صاحبان کو سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ اور دو عیسائی صاحبان کو تبلیغ کی گئی اور بعض اعتراضات کا جواب دیا گیا -

راولپنڈی - یوم مصلح موعود کے موقعہ پر "زندہ خدا کا زندہ نشان" کے عنوان کا ایک ٹریکٹ چھپوا کر تقسیم کیا گیا - اور شب کو دیواروں پر چسپاں کیا گیا۔

گجرات - چار افراد زیر تبلیغ ہیں -

نیروبی (مشرقی افریقہ) دو خدام نے چار غیر احمدیوں کو تبلیغ کی اور ایک خادم نے تین غیر احمدیوں کو اپنے دفتر میں لگاتار ایک ماہ تبلیغ کی - ایک خادم نے جبکہ وہ سفر پر گئے ۲۰۰ کے قریب لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیا - اور شہر ... میں سکول کے پرنسپل صاحب کو بھی سلسلہ کا لٹریچر دیا - ایک عیسائی کو سوانح حیات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھنے کو دی - ایک خادم نے انگریز کیپٹن کو انگریزی کا قرآن مجید دو ہندو عربوں کو احمدیت کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا - اور دو ہندوؤں کو دو ٹریکٹ انگریزی زبان کے دیئے - ایک غیر احمدی بڑھیا کو اسلام کے عام اصول بتائے ایک خادم نے ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم ...

احمدیت کے متعلق گفتگو کی

گوجرانوالہ :- خدام نے انفرادی طور پر اپنے حلقہ میں تبلیغ کی - اخبار الفضل دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا جاتا رہا -

سکھر - ۱۰ افراد زیر تبلیغ ہیں - دو کتب برائے تبلیغ دی گئیں - دو جلسے کئے گئے - اور بعض اعتراضات کا جواب دیا گیا -

جہلم - خدام انفرادی تبلیغ کرتے رہے

خانیوال - خدام کو تبلیغ کے متعلق مسائل بتائے گئے - اور اعتراضوں کا جواب یاد کرایا گیا ہر خادم ہر روز کچھ وقت نکال کر غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں -- غیر احمدیوں کو بھی نماز پڑھنے کو کہا جاتا ہے

ترگڑی - خدام کو تبلیغ کی طرف خاص توجہ دلائی جاتی رہی - خدام باہر تبلیغ کے لئے گئے اور قریباً ۲۰ افراد کو تبلیغ کی گئی -

ملتان - ۱۴ معین اور ۱۳۷ غیر معین افراد کو تبلیغ کی گئی - ایک ہزار ٹریکٹ بعنوان "ہمارا رسول" اور ایک ہزار ٹریکٹ بعنوان "عقائد جماعت احمدیہ" شائع کیا گیا جس کی تقسیم ملتان چھاؤنی اور دوسرے شہروں میں بھی کی گئی اور پانچ کتابیں برائے تبلیغ دی گئیں۔

گرمولہ چک ۱۲۹ :- خدام نے وفات مسیح اور ختم نبوت کے ٹریکٹ تقسیم کئے اور صداقت مسیح موعود پر تبلیغ کی -

وقار عمل

کوئٹہ - ایک وقار عمل منا کر ۵۰ فٹ چوڑی دیوار تیار کی گئی - جس میں ۷۶ دوست شامل ہوئے مسجد کی صفائی ہر جمعہ کے روز باقاعدہ کی جاتی ہے۔

فضل عمر ہوسٹل - ایک وقار عمل منا کر ڈسپنسری کے سامنے کی جگہ صاف کی گئی - اور پتھر وغیرہ اٹھائے گئے -

ربوہ (حلقہ ب) تین دفعہ وقار عمل کیا گیا جس میں خدام کی حاضری کافی تھی -

سیالکوٹ چھاؤنی :- مٹی کھود دی گئی اور پتھر وغیرہ اٹھوا کر جگہ صاف کی گئی

کراچی - ایک وقار عمل کر کے ۴۰۰۰ مربع فٹ زمین کو ہموار کیا گیا - جو کہ دو گھنٹے تک جاری رہا - خدام کی حاضری ۲۵ تھی -

ربوہ (حلقہ ا) دو دفعہ وقار عمل کیا گیا - جس میں خدام نے ... اپنے ہاتھ سے بعض جگہوں کو صاف کیا - گندگی کو آبادی سے دور پھینکوا دیا -

احمد نگر - ایک وقار عمل منایا گیا -

ڈرگ روڈ - ایک وقار عمل منا کر خدام نے پتھر اور کانٹے وغیرہ اٹھائے اور راستہ صاف کیا -

قلعہ صوبہ سنگھ - دو وقار عمل منائے گئے

سکھر - ایک باغیچہ میں خدام نے کام کیا

ملتان - جو ٹریکٹ اکٹھے چھپوائے گئے تھے ان کو ترتیب دیا گیا اور تہہ کیا گیا جس میں قریباً ۸ گھنٹے خرچ ہوئے -

ذہانت و صحت جسمانی

ایک شعبہ کے ماتحت خدام کی ذہانت کو تیز کرنے اور ان کی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کی مختلف طریقوں سے کوشش کی جاتی ہے - مثلاً خدام کو باقاعدہ ورزش کرنے کی تاکید کی جاتی ہے اور ورزش کرائی جاتی ہے - ان کے لئے کھیلوں کا انتظام کیا جاتا ہے - سیر کے ذریعہ بھی خدام اپنی صحت کی بحالی کا خیال رکھتے ہیں -

اس قسم کے مختلف طریقوں سے عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مجالس کی طرف توجہ دینے کی اطلاع ملی ہے -

فضل عمر ہوسٹل - شاہدرہ - رسول - سیالکوٹ چھاؤنی - کراچی - لائلپور - حلقہ (ا) ربوہ - احمد نگر ڈرگ روڈ - جہلم - ترگڑی - ملتان -

دوسری مجالس کو بھی اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے -

ایثار و استقلال

ربوہ (بلاک ب) قصور وار خدام اپنا قصور تسلیم کرتے اور سزا بخوشی قبول کرتے ہیں -

کراچی - خدام تہجد پڑھتے ہیں اور تلاوت روزانہ کراتے ہیں -

احمد نگر - اس دفعہ چیکنگ ہوئی جس میں کام خوب ہو رہا ہے -

ڈرگ روڈ - خدام کو استقلال کے ساتھ کام کرنے کو کہا گیا -

راولپنڈی - خدام ہر کام شوق اور استقلال سے کرتے ہیں -

ربوہ (حلقہ ا) ایک خادم ... میں روزانہ وقت دیتے رہے

(باقی)

اخراج از جماعت اور مقاطعہ

خواجہ عبد الحمید صاحب بٹ ساکن ... کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے احباب مطلع رہیں -

ناظر امور عامہ ربوہ ضلع جھنگ

احمد نگر میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

اپریل کی پہلی تین تاریخوں کو احمد نگر کے مقامی شیعہ احباب کے زیر انتظام ان کا جلسہ ہوتا رہا جس میں شیعہ علماء نے اپنے عقیدہ و مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے ان مسائل کو بھی چھیڑا جن سے جمہور مسلمانوں کو عموماً اور جماعت احمدیہ کو خصوصاً اختلاف ہے۔

شیعہ علماء نے اپنی تقاریر میں احباب ثلاثہؓ کی خلافت پر جو اعتراضات کئے۔ اور اسی طرح ختم نبوت کے متعلق اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان کے جواب میں اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے ان مسائل کی وضاحت کے لئے مقامی جماعت کے زیر اہتمام ۲۔ ۳۔ اپریل کو روزانہ بعد نماز عشاء بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں اجلاس منعقد کئے گئے جس میں احمدی احباب کے علاوہ سنی اور شیعہ حضرات اور ان کے جلسہ پر آئے ہوئے مولوی صاحبان بھی شامل ہوئے۔

ہر دو اجلاس جن کی صدارت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے فرمائی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہے اور بہت مفید اثر ثابت ہوئے۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے نہایت وضاحت اور شرح و بسط سے ان تمام اعتراضات کے جوابات دینے کے بعد جو شیعہ حضرات کی طرف سے احباب ثلاثہؓ کی خلافت کے متعلق تھے جماعت احمدیہ کے مسلک کی وضاحت کی۔ اور شیعہ صاحبان کی کتب سے بھی خلفاء راشدین کی عظمت اور فضیلت کو ثابت کیا۔

دوسرا موضوع جس کے متعلق شیعہ علماء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ ختم نبوت تھا۔ مکرم قاضی صاحب نے ختم نبوت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مسلک کو واضح کیا۔ اور شیعہ کتب سے ثابت کیا کہ اب بھی نبوت کی ایک راہ ضرور کھلی ہے جو اتباع رسولؐ ہے۔ اور یقیناً یہ راہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔

ہر دو جلسوں میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے قریباً دو دو گھنٹہ تک تقاریر کیں۔ اور اسی طرح مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے بھی صدارتی تقاریر میں شیعہ احباب کے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے اور اختصار سے ان عقائد کا ذکر کیا۔ جن کے ماننے سے اسلام کے روشن چہرہ پر حرف آتا ہے۔

(سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

پنجاب میں خریف کی فصل کپاس

لاہور ۸ اپریل۔ پنجاب میں خریف ۱۹۵۹ء کی فصل کپاس کی چوتھی پیشگوئی کے مطابق اس فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا موجودہ اندازہ سولہ لاکھ سترہ ہزار سات سو ایکڑ ہے۔ جو دوسرے لفظوں میں تیسری پیشگوئی میں بتائے گئے رقبہ سے چوبیس ہزار تین سو ایکڑ کم ہے۔ سانفرنیڈ بلسبت کی طرف سے مہیا کردہ موجودہ نظر ثانی شدہ اعداد کے پیش نظر سب سے زیادہ کمی ضلع منٹگمری میں واقع ہوئی ہے۔ کیونکہ سابقہ اعداد خام اندازہ پر مبنی تھے۔ مذکورہ فصل کا موجودہ رقبہ پچھلے سال کے اندازہ کے مقابلہ میں چھ فی صدی کم ہے۔ لیکن پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں یہ رقبہ تین فی صدی زیادہ ہے۔ فصل کی تیاری کے لئے نہروں میں پانی کی مقدار تسلی بخش تھی۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ کل رقبہ میں سے ایک لاکھ اکتیس ہزار ایکڑ رقبہ پر دیسی کپاس اور چودہ لاکھ چھیاسی ہزار سات سو ایکڑ رقبہ پر امریکی کپاس کاشت کی گئی ہے۔

موجودہ اندازہ کے مطابق کل پیداوار سات لاکھ چونتیس ہزار سات سو گانٹھیں ہیں جس میں بیالیس ہزار آٹھ سو گانٹھیں دیسی کپاس اور چھ لاکھ اکانوے ہزار نو سو گانٹھیں امریکی کپاس کی ہیں۔ یہ مقدار سال ماسبق کی پیشگوئی اور پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں علی الترتیب اٹھائیس فی صدی اور انتالیس فی صدی زیادہ ہے۔ بیشی کی وجہ خوشگوار موسمی حالات اور تسلی بخش طور پر نہروں سے پانی کی بہم رسانی ہے۔ (سرکاری اطلاع)

درخواست دعا میرا برادر زادہ عزیز مبارک احمد سلمہ اللہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں B.S.C کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب الفضل لاہور)

درخواست ہائے دعا (۱) میری بچی عزیزہ مسعودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ قریباً ڈیڑھ ماہ سے شدید بیمار ہے۔ پلوریسی بیمار ہے۔ حضرت امیر المومنین صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اس کی جلد مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شفیع احمدی چیفس کالج لاہور)

(۲) میں قریباً ڈیڑھ ماہ سے بالکل بے روزگار ہوں۔ سخت پریشانی کی حالت میں وقت گذار رہا ہوں۔ پنج فٹر کا کام جانتا ہوں۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری روزگار کی مشکلیں دور فرمائے۔ میں سب دوستوں کا بے حد ممنون ہوں گا۔

(عبد الحمید احمدی دھرم پورہ لاہور)

اسرائیل کی اقتصادی ابتری میں اضافہ

صدر ٹرومین سے مزید قرضہ کی اپیل

عمان ۸ر اپریل۔ یہاں کی موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ رفتہ رفتہ اسرائیل میں اقتصادی ابتری بڑھ رہی ہے۔ جس نے اسرائیلی حکومت کو امریکہ سے دوبارہ قرض مانگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ٹیکس اس قدر بڑھا دیئے گئے ہیں۔ کہ حال میں تل عفیف کے تقریباً ۵۰۰ زمینداروں نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا۔ ان پر ان کی آمدنی کا ۵ ۷ فیصدی ٹیکس لگایا گیا تھا۔

غذا اور کپڑے کی قیمتوں میں ناقابل برداشت اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک آدمی کے سوٹ کی قیمت تقریباً ۳۱ مصری پاؤنڈ کے برابر ہے۔ اور جوتوں کا جوڑہ ۷ مصری پاؤنڈ سے کم میں نہیں خریدا جا سکتا۔ غذا کی قلت کی وجہ سے لوگ اپنے قلیل راشن سے فاضل غلہ فراہم کرنے کے لئے ناجائز طور پر درآمد کرنے لگے ہیں۔ حال میں سرحد سے گزرنے والی ایک موٹر کار کی تلاشی لی گئی۔ تو اس کے ٹائر کے نیچے گوشت پایا گیا۔ ملک کے صدر ڈاکٹر ویزمین نے صدر ٹرومین سے مزید قرضہ کی اپیل کے لئے خود امریکہ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

عراق کی معدنی دولت

بغداد ۸ر اپریل۔ وزارت اقتصادیات نے مجلس وزراء سے کہا ہے کہ مٹلرجیکل ڈیپارٹمنٹ میں ایک کیمیاوی ماہر کی تقرری منظور کی جائے۔ جو ملک کی معدنی دولت کا پتہ لگائے۔ سابق تکنیکی تحقیق سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ملک میں لوہے کی اہم کانیں ہیں۔ ایک سرکاری اطلاع ہے کہ لوہے کی کچھ مقدار دریافت ہونے کی وجہ سے وزارت نے حکم دیا ہے۔ کہ اس موسم گرما میں سلیمانیہ کے علاقہ میں کھدائی کی جائے۔ (اسٹار)

شام اور ترکی تجارت میں ترقی

دمشق ۸ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے درآمدی تاجروں نے شام کے بنے ہوئے شیشہ کے برتنوں کے لئے بڑے آرڈر دیئے ہیں۔ اور مزید اقسام کے نمونے طلب کئے ہیں۔ شام اور ترکی کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارت کا یہ صرف ایک پہلو ہے۔ ایلپو اور ترکی کے الگزنڈریٹا اور اینٹوک کے درمیان بھی کافی تجارت ہو رہی ہے شام کی بنی ہوئی اشیاء کے تبادلہ میں سیب اور نارنگیاں آ رہی (اسٹار)

نیوزی لینڈ ماسکو سے تجارتی تعلقات ختم کریگا

آکلینڈ ۸ر اپریل نیوزی لینڈ نے سویٹ یونین کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ ماسکو میں اپنی سفارتی نمائندگی ختم کر رہی ہے۔ نئی حکومت جب حزب مخالف تھی تو ماسکو میں قونصل خانہ کی برابر مخالفت کر رہی تھی۔ جسے وہ فضول خرچی کہتے تھے۔ قونصل کو جلد از جلد بند کر دیا جائے گا۔ نیوزی لینڈ میں سویٹ قونصل خانہ کے متعلق ابھی کچھ معلوم نہیں ہوا ہے۔ (اسٹار)

جوہری بم کی پناہ گاہ بنانے کا سامان دریافت ہو گیا

برسلز ۸ر اپریل۔ پروفیسر ایم گیوبن نے جوہری بم کی پناہ گاہ بنانے کے لئے ایک چیز دریافت کی ہے۔ یہ ایک خاص قسم کی سیمنٹ ہے۔ جس میں ایٹمی لہروں کے مقابلہ کی غیر معمولی طاقت موجود ہے۔ جو جوہری بم کے پھٹنے کے بعد سب سے زیادہ خطرہ کا باعث ہوتی ہیں۔ (اسٹار)

جاپان کناڈا میں تجارتی دفاتر کھولنا چاہتا ہے

اوٹاوہ ۸ر اپریل۔ کناڈا کو اپنی برآمد میں توسیع کے لئے جاپان کناڈا کے بڑے شہروں میں تجارتی دفاتر قائم کرنا چاہتا ہے۔ حال میں ایسے ہی دفاتر چار امریکی شہروں میں کھولنے کی امریکہ نے جاپان کو اجازت دی ہے۔ کپڑے۔ کھلونے چینی کے برتن اور بائیسکلوں کی برطانوی برآمد پر بھی اثر پڑنے کا اندیشہ ہے اگر جاپان نے بھی ان اشیاء کی مزید برآمد شروع کر دی۔

حال میں جاپانی کپڑوں کی درآمد پر مزید ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ جو ویسے ہی برطانوی اور کناڈی کپڑوں کے مقابلہ میں بہت کم قیمت پر فروخت ہو رہے تھے۔ قمیص اور پاجامہ تیار کرنے والے ابھی سے اس ٹیکس میں مزید اضافہ کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن یہاں کے حکام کا خیال ہے۔ کہ اگر کناڈا میں جاپانی افسران ٹریڈ کمشنر کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ تو قیمتوں کا مناسب معیار مقرر ہو سکے گا۔ (اسٹار)

ایلپو کیلئے شبینہ مدارس

دمشق ۸ر اپریل۔ الیپو اینڈ پریس لیبر سنڈیکیٹ کے صدر دفتر نے ناخواندہ مزدوروں کی تعلیم کے لئے تین شبینہ مدارس کھولے ہیں۔ (اسٹار)

"اونسلاٹ" کی خریداری کے مذاکرات مکمل ہو گئے

لنڈن ۸ر اپریل۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ پاکستان بحریہ کے لئے تباہ کن جہاز ایچ۔ ایم۔ ایس "اونسلاٹ" کی خریداری کے مذاکرات اب مکمل ہو گئے ہیں۔ یہ جہاز ٹیپو اور طارق (سابق اونسلو اور اونا) جو گزشتہ سال پاکستان کے حوالے کئے گئے ہیں کے ساتھ کا ہے۔ اور اب اسے حوالہ کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اب تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کس تاریخ کو حوالگی کی رسم ادا ہو گی۔ لیکن مستقبل قریب ہی میں اس کا امکان ہے۔

وہ دو سرے جنگی جہاز جسے مصر نے برطانوی بحریہ سے خریدا ہے مصری جہازرانوں کے ساتھ مصر روانہ ہو گئے ہیں۔ پہلے ان کے نام "بہتہ" اور "آرک" تھے۔ لیکن اب یہ "رشید" اور "ابکر" ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک مہینہ کے اندر ایک اور جہاز مصر کے حوالہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

وہائٹ ہال پاکستان بھارتی مذاکرات کا بغور مطالعہ کر رہا ہے

لنڈن ۸ر اپریل۔ یہاں کی پاکستانی اور بھارتی آبادی دہلی کی گفتگو کا بڑے انہماک سے مطالعہ کر رہی ہے اور بہتری کی امید رکھتی ہے۔ انہیں توقع ہے کہ ہفتہ کے آخر تک کوئی مشترک اعلان شائع ہو گا۔ جس سے اقلیتوں کے متعلق عملی انتظامات کا پتہ چلے گا۔ یہاں محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر ایسا ہوا تو اس سے ان بڑے اختلافات رفع کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ جنہوں نے تعلقات کو تلخ کر رکھا ہے۔ لیکن دونوں وزرائے اعظم کی گفتگو کا سب سے زیادہ غور سے مطالعہ وہائٹ ہال میں کیا جا رہا ہے جہاں یہ امید پیدا ہو گئی ہے۔ کہ مکمل اور پائیدار سمجھوتہ کا کوئی راستہ نکل آئے گا۔ (اسٹار)

ویٹ ہند فرانسیسیوں کے خلاف عام حملہ کی تیاری کر رہا ہے

بنکاک ۸ر اپریل (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہاں ایک ملاقات کے دوران میں ویٹ ہند آفس کے ڈائریکٹر مسٹر ڈوکوئے نے کہا کہ ویٹ ہند فرانس اور باؤدائی کے خلاف ایک عام حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ اور "آپ جلد ہی باضابطہ قسم کی لڑائی دیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ویٹ ہند ۵ لاکھ پر مشتمل گوریلا فوج تیار کر سکتا ہے۔ اور اب اس نے ایک لاکھ سے زیادہ کی باضابطہ فوج بنانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا ان کے خیال میں عام حملہ کے لئے ویٹ ہند کے پاس کافی جدید اسلحہ ہے۔ ایم کوئے نے کہا کہ ہاں اگرچہ ابھی ہمارے پاس ٹینکوں اور طیاروں کی کمی ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے پاس کافی توپیں ہیں۔ جو ہم نے فرانسیسیوں سے چھینی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب ویٹ ہند راکٹ۔ بریکٹ۔ مارٹر۔ دستی بم اور دوسرے چھوٹے اسلحے خود بنا سکتا ہے۔

ایم کوئے نے یہ بھی بتایا کہ جدید طریقوں پر اسلحہ سازی کے لئے ویٹ ہند کو ماہروں کی فوری امداد کہاں سے ملی تھی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ چین سے اسلحہ خریدنے کو ممکن ہے ترجیح دی جائے۔ ویٹ ہند کابینہ کے سرکردہ ارکان کے سیاسی تعلقات کے سوال کے جواب میں ایم کوئے نے کابینہ کی قومی نوعیت پر زور دیا۔

(اسٹار)

درآمد پر پابندی

لاہور ۸ر اپریل۔ نباتاتی تیل کی پیداوار کے کنٹرولر برائے پاکستان نے بیرونی ممالک سے نباتاتی تیل کی ان مصنوعات کی درآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ جو مجوزہ تصریحات کے مطابق نہیں اور بدیں وجہ بازار میں ان کی فروخت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور ایسی پیداوار کو تلف کیا جائے گا۔ بیرونی ملکوں سے متذکرہ قسم کے تیل کی تیار شدہ اشیاء منگوانے کے لئے جن متوقع امپوٹرز نے لائسنس درآمد کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ پاکستان وزارت خوراک و زراعت (خوڈ ڈویژن) کراچی میں نباتاتی تیل کی پیداوار کے کنٹرولر صاحب سے متذکرہ تصریحات کے متعلق نوٹیفکیشن کی نقل حاصل کر لیں۔ (سرکاری اطلاع)

پاکستان میں فرانسیسی سفیر

پیرس ۸ر اپریل۔ ایم پیٹرے آج کو جو ایم جیکوئس بیگونیو کی جگہ پر کراچی میں فرانسیسی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں نو سال پہلے وشی کی حکومت نے جنرل ڈیگال کی حمایت کی سزا میں ملازمت سے برطرف کر دیا تھا۔ لیکن چند مہینے بعد فرانسیسی حکومت نے انہیں پھر بحال کر دیا۔ عتاب کے وقت یہ استنبول میں قونصل جنرل تھے۔ فرانس کی آزادی کے بعد محکمہ خارجہ میں انہیں پریفکٹ مقرر کیا گیا تھا۔ پھر یہ کینبرا میں وزیر مقرر کئے گئے جہاں سے اب یہ اپنا نیا عہدہ سنبھالنے آ رہے ہیں۔ (اسٹار)